## استفتاء

حضرت مفتی صاحب ایک مسئلہ کے بارے میں شرعی رہنمائی درکار ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ مسمیٰ زید کے ایک عورت ہندہ کے ساتھ کافی عرصہ تک ناجائز تعلقات رہے، اور اب زید اس کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، اس کا مؤقف یہ ہے کہ یہ لڑکی میرے ناجائز تعلقات سے کافی عرصہ پہلے ہی پیدا ہوئی ہے، اس لیے میرا اس کے ساتھ نکاح جائز ہے، سوال یہ ہے کہ کیا زید اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔؟ اور جن دوستوں کو اس معاملہ کا علم ہے ان کے لیے شرعی حکم کیا ہے۔؟ اور اگر کسی نے نکاح کر لیا ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے۔؟

مستفتی: عبداللہ

---

## الجواب باسم ملهم الصواب

واضح رہے کہ زنا ایک شدید جرم اور قبیح فعل ہے اور اس زنا کی وجہ سے زانی (زنا کرنے والا) پر مزنیہ (جس سے زنا کیا ہے) اور مزنیہ پر زانی کے اصول اور فروع ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتے ہیں خواہ زانی یا مزنیہ کی اولاد ناجائز تعلقات سے پہلے پیدا ہوئی ہو یا ناجائز تعلقات کے بعد پیدا ہوئی ہو۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں زید کا ہندہ کی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے اور اگر زید نے ہندہ کی لڑکی سے نکاح کر لیا تو جب تک زید اس لڑکی کے ساتھ رہے گا یہ زنا اور بدکاری شمار ہو گی، اس لیے زید کے ذمہ شرعاً لازم ہے کہ فی الفور کوئی عذر کر کے نکاح سے انکار کر دے اور عارضی راحت کی خاطر اپنی ہمیشہ ہمیشہ کی آخرت کو خراب نہ کرے۔

جہاں تک تعلق ہے ان افراد کا جن کو اس واقعہ کا علم ہے ان پر لازم ہے کہ زید کو مسئلہ سے آگاہ کریں اور سمجھائیں، اور اگر سمجھانے کے باوجود بھی زید نکاح کر لے تو جن افراد کو اس معاملہ کا علم ہے ان کے لیے اس نکاح میں شرکت کرنا ہر گز جائز نہیں، شرکت کی صورت میں یہ افراد بھی گناہ میں شریک ہوں گے۔

نیز اگر کوئی شخص جہالت و نادانی کے سبب ایسا نکاح کر چکا ہے تو مسئلہ معلوم ہوتے ہی اس پر فرض ہے کہ کہ فی الفور اس عورت سے علیحدگی اختیار کرے اور اپنے اس فعل پر توبہ واستغفار بھی کرے۔

**الهندية (1/ 274)**

فمن زنى بامرأة حرمت عليه أمها وإن علت وابنتها وإن سفلت، وكذا تحرم المزني بها على آباء الزاني وأجداده وإن علوا وأبنائه وإن سفلوا، كذا في فتح القدير.

**الشامية (3/32)**

(قوله: وحرم أيضا بالصهرية أصل مزنيته) قال في البحر: أراد بحرمة المصاهرة الحرمات الأربع حرمة المرأة على أصول الزاني وفروعه نسبا ورضاعا وحرمة أصولها وفروعها على

Scanned by CamScanner

الزاني نسبا ورضاعا كما في الوطء الحلال ويحل لأصول الزاني وفروعه أصول المزني بها وفروعها.

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
١٢-٩-٣٩ھ

مفتی

واللہ اعلم بالصواب

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

11/ رمضان المبارک 1439ھ بمطابق 27/ مئی 2018ء

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابو الحسن حماد اللہ
١١/ رمضان ١٤٣٩ھ

نائب مفتی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 99/8
مورخہ ١٢/٩/٣٩
الامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان

نوٹ: ۱۔۔جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔۔ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔




- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com


Scanned by CamScanner